بسم الله الرحمن الرحيم

حکومت پنجاب

وزیر خزانہ پنجاب

محترمہ عائشہ غوث پاشا

کی

بجٹ تقریر

برائے مالی سال 2016-17

13 جون 2016ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر!

میرے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ میں اس معزز ایوان کے سامنے خادم پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی سربراہی میں موجودہ صوبائی حکومت کا چوتھا بجٹ برائے مالی سال 2016-17 پیش کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر!

2. مسلم لیگ (ن) کی حکومت اپنے قائد، وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کی قیادت میں ملک کو درپیش چیلنجز سے نکال کر ترقی اور استحکام کی ایک ایسی روشن راہ پر رواں دواں ہے جس کی منزل عوامی بہبود، مساوی معاشی ترقی اور انصاف پر مبنی معاشرے کا قیام ہے۔ یہی ہماری حکومت کا نصب العین ہے اور مالی سال 2016-17 کا بجٹ بھی انہی ترجیحات اور پالیسیوں کے حصول کی طرف ایک اور قدم ہے۔

جناب سپیکر!

3. آئندہ مالی سال کے دوران تعلیم، صحت، زراعت، صاف پانی کی فراہمی اور امن عامہ کے شعبے ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہوں گے۔ ہم نے عہد کیا ہے کہ ان شعبوں میں دوررس اور ٹھوس نتائج حاصل کرنے کے لئے درکار وسائل میں کوئی کمی نہیں آنے دیں گے۔ چنانچہ میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کر رہی ہوں کہ حکومت نے آئندہ برس کے دوران قومی ترقی کے ان پانچ شعبوں پر کل بجٹ کا 57 فیصد یعنی 804 ارب روپے کی خطیر رقم صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔تعلیم کے شعبے میں پچھلے سال کی نسبت سینتالیس فیصد اور سکول ایجوکیشن کے ترقیاتی بجٹ میں اکہتر فیصد زائد رقم مختص کی گئی ہے۔ اسی طرح صحت کے شعبے میں ترقیاتی بجٹ پچھلے سال سے باسٹھ فیصد زائد ہے۔ زراعت، آبپاشی، لائیوسٹاک، جنگلات، ماہی پروری اور خوراک پر محیط زرعی معیشت کے لئے پچھلے سال کی نسبت سینتالیس فیصد زائد بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ صاف پانی کے لئے مختص بجٹ پچھلے سال کی نسبت اٹھاسی فیصد زائد ہے۔ امن عامہ کے لئے اڑتالیس فیصد اضافی رقم رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر !

4. میں اس امر کا اظہار ضروری سمجھتی ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا یہ بجٹ محض مالیاتی اعداد و شمار کا

مجموعہ یا اقتصادی اقدامات پر مبنی کوئی روایتی دستاویز نہیں۔ یہ بجٹ اس جامع اور مربوط اکنامک گروتھ سٹریٹیجی پر مبنی Mid Term ترقیاتی حکمت عملی کا جیتا جاگتا مظہر ہے جس پر حکومت پنجاب خادم پنجاب کی قیادت میں صوبے کے عوام خصوصاً ایک عام آدمی کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے پوری تندہی کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ حکومت کی انہی کوششوں کے نتیجے میں گزشتہ برس کے دوران معیشت کے مختلف indicators مثبت سمت میں بڑھے ہیں اور یہی وہ حکمت عملی ہے جس کے ثمرات عوام کے لئے روزگار کے نئے مواقع، خدمات کے شعبے کی ترقی اور امن و امان میں بہتری کی صورت میں بخوبی دیکھے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!

5. مجھے یقین ہے کہ آئندہ مالی سال کا ترقیاتی پروگرام نجی شعبہ کی طرف سے وسیع تر سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں مددگار ثابت ہو گا۔ اسی طرح تعلیم، صحت اور شہریوں کو ہنرمند بنانے کی تربیت پر کئے جانے والے اخراجات ہمارے نوجوانوں کو نجی شعبے میں روزگار کے حصول کے اہل بنانے میں مدد دیں گے۔ دریں اثنا حکومت صوبے کی معیشت پر سرکاری اخراجات کے زیادہ سے زیادہ مثبت اثرات کو یقینی بنانے کے لئے جامع پالیسی ریفارمز بھی لے کر آئے گی۔

جناب سپیکر!

6. پاکستان کے لئے عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کی طرف سے پاک چین اقتصادی راہداری پیکیج کا اعلان ایک تاریخی واقعہ ہے۔ پاک چین دوستی کی پینسٹھ سالہ تاریخ میں اقتصادی تعاون کی ایسی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔ یہ تاریخی پیکیج پاک چین دوستی کی علامت ہونے کے ساتھ ساتھ چین کی طرف سے وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار بھی ہے۔ میں یہاں وزیراعلیٰ پنجاب کی اُن خدمات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتی جو انہوں نے وزیراعظم پاکستان کی ٹیم کے رکن کی حیثیت سے اس پیکیج کی تشکیل و تکمیل میں سرانجام دی ہیں۔ اس پیکیج کے نتیجے میں ترتیب دیئے جانے والے منصوبوں سے ملازمتوں کے تقریباً سات لاکھ نئے مواقع پیدا ہوں گے اور پاکستان کی مجموعی GDP میں اڑھائی (2.5) فیصد کا اضافہ متوقع ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ 46 ارب ڈالر کا یہ منصوبہ توانائی، موٹرویز، بندرگاہوں، ریلوے اور صنعت جیسے شعبوں میں انقلاب کے ذریعے ملک کی تقدیر بدل دے گا۔

جنابِ سپیکر!

7. انفراسٹرکچر کے میگا پراجیکٹس اور بڑے ترقیاتی منصوبوں کی تعمیر میں وسائل کے ضیاع کے امکانات ایک عالمی مسئلہ ہیں۔ جناب والا! آپ کو اور اس معزز ایوان کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ پنجاب میں ایسے منصوبوں کی تعمیر و تکمیل میں شفافیت اور بچت کی ایک منفرد روایت کو جنم دیتے ہوئے نئی تاریخ رقم کی گئی ہے۔ میں نہایت فخر کے ساتھ یہ اعلان کر رہی ہوں کہ اس ضمن میں وزیرِاعلیٰ محمد شہباز شریف کی ذاتی کاوشوں کے نتیجے میں پنجاب میں مختلف ترقیاتی منصوبوں میں 142 ارب روپے کی ناقابل یقین بچت کی گئی ہے۔ میں یہاں یہ وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں کہ اس رقم میں وہ بچت شامل نہیں جو پنجاب میں وفاقی حکومت کے تحت جاری میگا پراجیکٹس میں کی گئی۔

جنابِ سپیکر!

8. میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کے اراکین خصوصاً حکومت کے مخالفین سے درخواست کروں گی کہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی پہلے ایسا ہوا تھا کہ ایسے پراجیکٹس میں سب سے کم بولی دینے والوں کو رضاکارانہ طور پر اربوں روپے کم کرنے پر آمادہ کیا گیا ہو۔ اس سوال کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ میں دیانتداری سے سمجھتی ہوں کہ اس عدیم المثال دردمندی اور جذبہ خدمت پر وزیرِاعلیٰ پنجاب اس ایوان کی طرف سے کھلے دل کے ساتھ خراجِ تحسین کے مستحق ہیں۔ میں اس ضمن میں ان کے لئے شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبالؒ کا یہ شعر پڑھنا چاہوں گی کہ ؎

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن، چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

جنابِ سپیکر!

9. گڈ گورننس اور شفافیت مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا طرۂ امتیاز ہیں۔ میں اس ضمن میں Land Record Management Information System کی خاص طور پر مثال دینا چاہوں گی۔ حکومت پنجاب کو یہ امتیازی اعزاز حاصل ہے کہ وہ اس سسٹم کے ذریعے پٹوار کلچر جیسے فرسودہ نظام کو دفن کر کے صوبے میں ایک جدید کمپیوٹرائزڈ عوام دوست نظام متعارف کروانے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ اس منصوبے کے

ذریعے اب تک تئیس ہزار سے زائد دیہی مواضعات اور پانچ کروڑ پچاس لاکھ سے زائد مالکان اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔ ان سنٹرز سے ماہانہ دو لاکھ کے قریب کمپیوٹرائزڈ فردات اور ساٹھ ہزار سے زائد انتقالات کا اندراج ہو رہا ہے۔اسی طرح حکومت نے عوام کو اشٹام پیپر کی خرید اور دستیابی کے ضمن میں جعلسازی، دھوکہ دہی اور فراڈ سے بچانے کے لئے اس پورے نظام کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کا آغاز گوجرانوالہ میں ایک پائلٹ پراجیکٹ کے ذریعے کیا جا چکا ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس کا دائرہ کار پورے پنجاب تک وسیع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

10. حکومت پنجاب کی گڈ گورننس کی پالیسی کا ایک اور سنگ میل پنجاب کے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں E-Khidmat مراکز کا قیام ہے۔ ان مراکز کے ذریعے شہریوں کو 14 قسم کی مختلف سروسز ایک ہی چھت تلے میسر ہوں گی۔ لاہور، راولپنڈی اور سرگودھا میں انE-Khidmat مراکز نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر!

11. پولیس کے نظام میں بہتری اور تھانہ کلچر کا خاتمہ ہر پاکستانی کا دیرینہ خواب ہے۔ میرا ایمان ہے کہ ہم انشاء اللہ پنجاب میں تھانہ کلچر کو اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جس طرح ہم نے وزیراعلیٰ کی قیادت میں صدیوں پرانے پٹوار کلچر کا خاتمہ کیا ہے۔ تھانہ کلچر کے خاتمے اور پولیس اصلاحات کے لئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں ان کی تفصیل میں آگے چل کر اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کروں گی۔

جناب سپیکر!

12. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2016-17 کے میزانیہ کے اہم خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر!

13. مالی سال 2016-17 کے بجٹ کا کل حجم ایک ہزار چھ سو اکیاسی ارب اکتالیس کروڑ روپے ہے۔ جنرل ریونیو receipts کی مد میں ایک ہزار تین سو انیس ارب روپے کا تخمینہ ہے۔ جس میں ایک ہزار

انتالیس ارب روپے Federal Divisible Pool میں ٹیکسوں کی مد میں صوبائی حصہ ہے جو کہ NFC ایوارڈ کے تحت حاصل ہو گا۔صوبائی ریونیو میں 280 ارب روپے کی آمدن متوقع ہے جس میں ٹیکسوں کی مد میں 184 ارب 40 کروڑ روپے اور Non-tax ریونیو کی مد میں 95 ارب 61 کروڑ روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

14. میں انتہائی فخر سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ آئندہ مالی سال کے لئے ترقیاتی پروگرام کا حجم 550 ارب روپے ہے۔ یہ ترقیاتی پروگرام صوبے میں ماضی کے تمام ترقیاتی پروگراموں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ رواں مالی سال کے 400 ارب روپے کے پروگرام کی نسبت یہ پروگرام 37.5 فیصد زیادہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس ترقیاتی پروگرام کے نتیجے میں روزگار کے پانچ لاکھ نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ مالی سال 2016-17 میں جاری اخراجات کا کل تخمینہ 849 ارب 94 کروڑ روپے ہے۔

جناب سپیکر!

15. اب میں چند اہم سیکٹرز کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں مختص کئے گئے تخمینہ جات اور اہم اقدامات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر!

16. میں انتہائی فخر سے یہ اعلان کرنا چاہتی ہوں کہ پنجاب کے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں تعلیم، صحت، واٹر سپلائی اینڈ sanitation، وویمن ڈویلپمنٹ اور سماجی تحفظ جیسے سوشل سیکٹرز کے شعبوں کے لئے مجموعی طور پر 168ارب 87 کروڑ روپے کی ترقیاتی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا 31 فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

17. میں اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہتی ہوں کہ وزیراعلیٰ کے مشن ''پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب'' کے ذریعے تعلیم کے شعبے میں انقلابی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کا مقصد معیار تعلیم میں بہتری، سکولوں میں عالمی معیار کے مطابق تدریسی ماحول اور معیاری کتب کی فراہمی اور 100 فیصد بچوں کا سکولوں میں داخلہ یقینی بنانا ہے۔ سکولوں میں IT Labs کا قیام اور ذہین طلباء کے لئے میرٹ سکالرشپس بھی اسی

پروگرام کا حصہ ہیں۔ ان ٹھوس اور دوررس اقدامات کے مثبت نتائج کا اعتراف ملکی اور بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والے آزاد ذرائع اور اداروں نے بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر!

18. آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر سکول ایجوکیشن کے شعبہ کے لئے آئندہ مالی سال میں مختلف نوعیت کے ترقیاتی منصوبوں پر چھپن ارب چھہتر کروڑ روپے کی رقم صرف کی جائے گی جو کہ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کے مقابلے میں 71 فیصد زیادہ ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں صوبائی سطح پر جاری اخراجات کی مد میں 31 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جو کہ رواں مالی سال کی نسبت سینتالیس فیصد زائد ہے۔ ضلعی سطح پر سکول ایجوکیشن کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 169 ارب روپے کی رقم صرف کی جائے گی۔ اس طرح آئندہ مالی سال کے بجٹ میں سکول ایجوکیشن کے شعبے میں مجموعی طور پر 256 ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

19. حکومت پنجاب نے سال رواں میں صوبے کے 6,511 سکولوں میں 5 ارب روپے کی لاگت سے بنیادی سہولیات فراہم کیں اور آٹھ ارب پچاس کروڑ روپے کی لاگت سے دو ہزار چھ سو چونسٹھ (2,664) سکولوں کی مخدوش عمارات کی بحالی کا کام مکمل کیا۔ اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر آج میں اس معزز ایوان کے سامنے حکومت پنجاب کی طرف سے 50 ارب روپے کی لاگت سے Strengthening of Schools کے ایک جامع اور مربوط پروگرام کے آغاز کا اعلان کر رہی ہوں۔ اس پروگرام کے تحت آئندہ دو برسوں میں صوبے بھر کے تمام سکولوں میں مخدوش عمارات کی بحالی، پرائمری سکولوں میں چھتیس ہزار نئے کلاس رومز کی تعمیر اور missing facilities کی فراہمی کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال کے دوران اس منصوبے کے تحت 28 ارب روپے کی لاگت سے سکولوں میں انیس ہزار سے زائد اضافی کمرے اور تمام سکولوں میں missing facilities فراہم کی جائیں گی۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ حکومت پنجاب کے اس پروگرام میں برطانیہ کا ادارہ DFID بھی ہمقدم ہے۔ DFID نے آئندہ دو برسوں میں چھتیس ہزار میں سے گیارہ ہزار نئے کلاس رومز کی تعمیر کا ذمہ لیا ہے جس کی کل لاگت تقریباً سترہ (17) ارب ساٹھ (60)

کروڑ روپے ہے۔ اس پروگرام پر تیزی سے عمل جاری ہے۔ مزید برآں حکومت پنجاب سکولوں میں چھوٹے بچوں کے تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے لئے سکولوں کے دس ہزار کمروں کو Early Childhood Education Rooms میں تبدیل کر رہی ہے۔ خادم پنجاب کی خصوصی ہدایت پر جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں سیکنڈری سکولز کی سطح تک بچیوں کی حوصلہ افزائی اور ان کی تعلیمی نظام میں retention کو یقینی بنانے کے لئے چھٹی سے دسویں جماعت کی بچیوں کو ماہانہ وظیفے کی رقم دو سو روپے سے بڑھا کر ایک ہزار روپے کر دی گئی ہے۔ اس پروگرام سے ان پسماندہ اضلاع کی تقریباً چار لاکھ بچیاں مستفید ہوں گی۔

جناب سپیکر!

20. حکومت پنجاب سکولوں میں اساتذہ کی کمی پورا کرنے کے لئے گزشتہ دو برس سے ایک جامع حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔ آئندہ مالی سال میں بھی تمام پرائمری سکولوں کے لئے متعین کردہ سہولیات کی Yardstick کے مطابق 45 ہزار اضافی ٹیچرز مہیا کئے جائیں گے۔ اس طرح ہر پرائمری سکول میں تدریسی خدمات سرانجام دینے کے لئے کم از کم تین اساتذہ کرام کی موجودگی یقینی ہو جائے گی۔ ان بھرتیوں میں میرٹ کی پالیسی پر سختی سے عملدرآمد کے علاوہ اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ ان اساتذہ کرام کا تعلق انہی مقامی علاقوں سے ہو جہاں انہوں نے اپنی تدریسی خدمات سرانجام دینی ہیں۔

جناب سپیکر!

21. حکومت پنجاب کے تحت صرف سرکاری سکولوں میں ہی مفت تعلیم نہیں دی جا رہی بلکہ ہمارے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ اس وقت صوبے بھر کے ہزاروں پرائیویٹ سکولوں میں 19 لاکھ سے زائد طلباء و طالبات حکومت پنجاب کی مالی معاونت سے مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لئے 12 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس طرح آئندہ مالی سال میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی معاونت سے تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد بڑھ کر بائیس لاکھ ہو جائے گی۔

جناب سپیکر!

22. حکومت پنجاب کا عزم ہے کہ صوبے کا کوئی ہونہار طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم

سے محروم نہ رہے۔ ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس وقت تک صوبے کے تقریباً ڈیڑھ لاکھ طلباء و طالبات پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ کے ذریعے وظائف حاصل کر کے اعلیٰ اور پیشہ ورانہ تعلیم سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ اس وقت فنڈ کا حجم 16 ارب روپے تک پہنچ چکا ہے۔ اس مقصد کے لئے سالانہ مختص کی جانے والی دو ارب روپے کی رقم میں 100 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے اور آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 4 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ اس طرح اس فنڈ کا حجم بیس ارب روپے تک ہو جائے گا اور اس فنڈ سے وظائف حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد دو لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

جناب سپیکر!

23. اسی طرح آج پنجاب کے طول و عرض میں قائم چودہ دانش سکول بھی فروغ تعلیم کے جذبے سے، اُس محروم طبقے کے طلباء و طالبات کو جدید معیاری تعلیمی سہولیات فراہم کر رہے ہیں جن کے لئے معیاری تعلیم کا حصول ایک خواب سے کم نہ تھا۔ آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں منکیرہ ضلع بھکر اور تونسہ ضلع ڈی جی خان جیسے دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں چار مزید دانش سکول قائم کرنے کے لئے 3 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹبہ سلطان پور ضلع وہاڑی میں طلباء و طالبات کے لئے زیرِتعمیر دو دانش سکولوں پر بھی کام تیزی سے جاری ہے۔

جناب سپیکر!

24. حکومت پنجاب نے خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں گورنمنٹ ڈگری کالج آف سپیشل ایجوکیشن ملتان کا قیام، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں سیکنڈری سکول برائے طالبات کا قیام اور آٹھ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹرز کی مڈل سے سیکنڈری اور پرائمری سے مڈل تک اپ گریڈیشن کی جائے گی۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں سپیشل ایجوکیشن کے لئے مجموعی طور پر تقریباً ایک ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

25. آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ہائر ایجوکیشن کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 46 ارب 86 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ ہائر ایجوکیشن کے شعبے کے چیدہ چیدہ ترقیاتی منصوبہ جات میں سیالکوٹ،

بہاولپور، رحیم یار خان، فیصل آباد اور ملتان میں قائم کی گئی یونیورسٹیوں میں اضافی عمارات اور ضروری آلات کی فراہمی شامل ہے۔ آئندہ برس کے دوران چار ارب روپے کی لاگت سے صوبے کے چار لاکھ ذہین طلباء میں لیپ ٹاپس تقسیم کئے جائیں گے۔ اور سیالکوٹ میں ویمن یونیورسٹی کی تعمیر اور آئی ٹی اینڈ انجینئرنگ یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

26. پاک چین دوستی اور CPEC کی اہمیت کے پیش نظر رواں مالی سال میں وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر حکومتی خرچ پر طلباء و طالبات کو چین کی بہترین یونیورسٹیوں میں چینی زبان کا دو سالہ کورس کروانے کے ایک منصوبے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس وقت پنجاب بھر سے میرٹ کی بنیاد پر چنے گئے چھیاسٹھ طلباء و طالبات کا پہلا بیچ Beijing University of Language, Art & Culture میں اس کورس کا آغاز کر چکا ہے۔ اسی طرح ایک اور انقلاب آفرین منصوبہ **''شہباز شریف میرٹ سکالرشپ سکیم''** کے نام سے متعارف کروایا جا رہا ہے۔ اس کے تحت حکومت پنجاب میرٹ کی بنیاد پر طلباء و طالبات کو دنیا بھر کی اعلیٰ یونیورسٹیوں میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے مکمل تعلیمی اخراجات برداشت کرے گی۔

جناب سپیکر!

27. عوام کو صحت کی بہترین سہولیات کی فراہمی حکومت پنجاب کا نصب العین ہے۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شعبہ صحت کے لئے مجموعی طور پر 43 ارب 83 کروڑ روپے کی رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے جو کہ رواں مالی سال سے 43 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

28. پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے شعبے میں بہت سے نئے اقدامات اور منصوبہ جات متعارف کروائے جا رہے ہیں تاکہ پنجاب کے دور دراز علاقوں میں بسنے والے عوام کو ان کی دہلیز پر بہترین طبی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر آئندہ مالی سال میں پانچ ارب بیس کروڑ روپے کی لاگت سے صوبے بھر کے تمام DHQ ہسپتالوں اور پندرہ بڑے THQ ہسپتالوں کو revamp کیا جائے گا۔ اس

منصوبے کے تحت ان ہسپتالوں میںICUs، Dental Units، Burn Units، Physiotherapy Units کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ مزید برآں ہسپتالوں میں مریضوں کی سہولت کے لئے نئے Beds اور دیگر وارڈ فرنیچر کی مکمل فراہمی شامل ہے۔ان ہسپتالوں میں بنیادی Electronic Medical Record اور diagnostic کے نظام کی کمپیوٹرائزیشن بھی شامل ہے۔ اس منصوبے کے تحت تحصیل اور ضلعی سطح پر اعلیٰ طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے تا کہ عوام کو بڑے شہروں کا رخ نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح Vaccination فیلڈ سٹاف کی نگرانی کے لئے موبائل فون کی مدد سے جدید نظام وضع کیا گیا ہے۔ اس نظام کی کامیابی کی وجہ سے Vaccination Coverage میں صوبائی سطح پر 22 فیصد سے زائد کا ریکارڈ اضافہ ہوا ہے جس کا اعتراف عالمی اداروں نے بھی کیا ہے۔ ہسپتالوں میں عملے کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے صوبہ بھر کے 138 ہسپتالوں میں بائیومیٹرک اور CCTV آلات کی مدد سے ایک جدید نظام بنایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ادویات اور طبی آلات کے ریکارڈ کو بھی کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔ آئندہ مالی سال میں کمپیوٹرائزڈ حاضری کے نظام کو تمام BHUs اور RHCs پر بھی نافذ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

29. پنجاب میں عالمی معیار کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کا ایک جامع نیٹ ورک تشکیل دیا جانا بے حد ضروری ہے تا کہ عوام تک معیاری ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس ضمن میں لاہور کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیباٹری کی بین الاقوامی ماہرین کے ذریعے مکمل تنظیم نو کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال میں مزید چار شہروں (ملتان، بہاولپور، فیصل آباد اور راولپنڈی) میں واقع لیبارٹریوں کی تنظیم نو کی جائے گی اور اس سلسلے میں تمام لیبارٹریوں کو ISO-17025 سرٹیفکیشن دلائی جائے گی۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے نیٹ ورک کو دیگر Preventive پروگراموں Hepatitus، ایڈز کنٹرول، ٹی بی کنٹرول اور دیگر پروگراموں کے ساتھ integrate کیا جائے گا۔ اسی طرح زچہ بچہ کی بہتر طبی سہولتوں کے لئے تقریباً دس ارب روپے کی لاگت سے IRMNCH پروگرام پنجاب کے لاکھوں بچوں اور ماؤں کی صحت کا ضامن ہو گا۔ میں یہاں ضرور ذکر کرنا چاہوں گی کہ BHUs کی سطح پر ماہانہ Skilled Birth Attendance بارہ ہزار سے بڑھ کر 48 ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

جناب سپیکر!

30. سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے شعبہ کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے آئندہ مالی سال میں چوبیس ارب پچاس کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس شعبے میں ہمارا ہدف بڑے ہسپتالوں میں معیاری طبی سہولیات کی فراہمی کو مزید بہتر کرنا ہے۔ ایک منصوبے کے تحت ملتان، راولپنڈی، فیصل آباد اور لاہور کے چار بڑے ٹرشری ہسپتالوں کی revamping کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب کے نئے میڈیکل کالجز سے ملحقہ DHQ ہسپتالوں کو اپ گریڈ کر کے تدریسی ہسپتالوں کے برابر لایا جائے گا۔ اس سے مجموعی طور پر ان ہسپتالوں میں پندرہ سو سے زائد بیڈز کا اضافہ ہو گا۔ آئندہ بجٹ میں رجب طیب اردگان ہسپتال مظفرگڑھ کا توسیعی منصوبہ اور ہیلتھ انشورنس پروگرام بھی شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میو ہسپتال میں سرجیکل ٹاور، بی وی ہسپتال بہاولپور میں کارڈیالوجی اور کارڈیک سرجری بلاک کی تعمیر اور چلڈرن ہسپتال ملتان میں اضافی 150 بیڈز کے یونٹ کے قیام کے منصوبے بھی شامل ہیں۔ وفاقی اور صوبائی حکومت کے مساوی اشتراک سے مری میں 100 بستروں پر مشتمل زچہ بچہ ہسپتال کے قیام کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ 3 ارب روپے کی لاگت کے اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال میں 45 کروڑ کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

31. گردوں اور جگر کی مہلک بیماریوں کے علاج کے لئے حکومت پنجاب نے پاکستان میں اپنی نوعیت کے منفرد منصوبے یعنی کہ پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ لاہور پر باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا ہے۔ 15 ارب روپے سے زائد لاگت کے اس منصوبے پر برق رفتاری سے کام جاری ہے۔ اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال میں 4 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اسی طرح ایک ٹرسٹ کے تحت 70 کروڑ روپے کی لاگت سے قائم کئے گئے نواز شریف کڈنی ہسپتال سوات نے بھی رواں مالی سال میں گردے کے مریضوں کو بہترین طبی سہولیات کی فراہمی کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ پنجاب کے عوام اور حکومت کی طرف سے خیبرپختونخوا کے بھائیوں اور بہنوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔ اسی طرح وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی خصوصی ہدایت پر حکومت پنجاب 2 ارب روپے کی لاگت سے بلوچستان کے عوام کے لئے صحت اور دیگر شعبوں کے مختلف منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

32. آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے برس میں نے اپنی تقریر کا اختتام عام آدمی کے لئے ایک دعائیہ شعر پر کیا تھا۔ وہ شعر یہ تھا کہ ؎

امن ملے ترے بچوں کو اور انصاف ملے
چاندی جیسا دودھ ملے اور پانی صاف ملے

جناب والا!

33. اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پنجاب حکومت اپنے شہریوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے اربوں روپے کی لاگت سے **''پنجاب صاف پانی پروگرام''** کا آغاز کر چکی ہے۔ یہ منصوبہ جہاں انسانی زندگی کی ایک اہم ضرورت پوری کرے گا وہاں اس کے ذریعے غیر معیاری پانی کی وجہ سے پھیلنے والی بہت سی بیماریوں پر قابو پانے میں بھی مدد ملے گی۔ اس منصوبے کے پہلے مرحلے میں 121 ارب روپے کی لاگت سے پنجاب کے دس اضلاع کی پینتیس تحصیلوں میں تقریباً 2 کروڑ 30 لاکھ سے زائد آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جائے گا۔ ان اضلاع میں جنوبی پنجاب کے چھ اضلاع (رحیم یار خان، لودھراں، ڈی جی خان، مظفرگڑھ، بہاولپور اور راجن پور) کے علاوہ فیصل آباد، قصور، اوکاڑہ اور ساہیوال کے اضلاع شامل ہیں جہاں زیر زمین پانی پینے کے لئے موزوں نہیں۔ صاف پانی کے اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 30 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ دریں اثنا اس پروگرام کے تحت ایک پائلٹ پراجیکٹ کے ذریعے جنوبی پنجاب کی پانچ تحصیلوں، لودھراں، خانپور، حاصل پور، دنیاپور اور منچن آباد میں 80 سے زائد جدید ترین Water Filtration Plant کی تنصیب مکمل ہو چکی ہے۔ جن سے روزانہ 3 لاکھ افراد کو عالمی معیار کا پینے کا صاف پانی حاصل ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر!

34. پنجاب حکومت ایک کسان دوست حکومت ہے۔ ہم دعوؤں پر نہیں عمل پر یقین رکھتے ہیں۔ عالمی منڈی میں اجناس کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے پنجاب سمیت پاکستان بھر کے کاشتکاروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان مشکلات کے تدارک کے لئے وزیراعظم پاکستان نے ایک جامع کسان پیکیج کا اعلان کیا۔ اس

ضمن میں حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کے اشتراک سے کاشتکاروں کو 55 ارب روپے سے زائد کی براہ راست سبسڈی فراہم کی۔ کاشتکاروں کی اس بروقت مالی امداد سے ان کی مشکلات میں خاطر خواہ کمی آئی۔

جناب سپیکر!

35. وزیراعلیٰ پنجاب نے زراعت کی بہتری اور کاشتکاروں کی خوشحالی کے لئے 100 ارب روپے کے کسان پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ یہ پیکیج دو برسوں پر محیط ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس کسان پیکیج کے لئے 50 ارب روپے کی رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ حکومت پنجاب کا یہ کسان پیکیج حکومت کی زرعی معیشت اور دیہی علاقوں کی ترقی کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

جناب سپیکر!

36. 100 ارب روپے کا کسان پیکیج ہو یا 300 ارب روپے کا ''صاف پانی پروگرام''۔ دیہی علاقوں میں 150 ارب روپے کی مالیت کا پختہ سڑکوں کا پروگرام ہو یا آبپاشی کے نظام میں بہتری کے اربوں روپے کے منصوبے۔ ان تمام اقدامات کا مقصد زرعی معیشت اور دیہی علاقوں کی بھرپور ترقی کو یقینی بنانا ہے۔

جناب سپیکر!

37. حکومت پنجاب آئندہ مالی سال کے بجٹ میں زرعی معیشت کے شعبہ (آبپاشی، لائیوسٹاک، جنگلات و ماہی پروری اور خوراک) کے لئے مجموعی طور پر 147 ارب روپے کی رقم مختص کر رہی ہے جو کہ پنجاب کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ میں اب اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے لئے کسان پیکیج کے تحت مختص کردہ 50 ارب روپے کے پروگرام کی تفصیل پیش کرنا چاہتی ہوں۔

(ا) ہمارے کسان کی بدحالی کی ایک بڑی وجہ کھادوں کے نرخ میں غیر معمولی اضافہ ہے۔ وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف نے کسان پیکیج کے تحت پیداواری لاگت کم کرنے کے لئے یوریا کھاد کی قیمت میں فی بوری 400 روپے اور ڈی اے پی کھاد کی قیمت میں فی بوری 300 روپے کی کمی کا اعلان کیا ہے۔ حکومت پنجاب بھی اس اقدام میں اپنا حصہ ڈالے گی۔ اس مقصد کے لئے آئندہ بجٹ میں 11 ارب 60 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے جس سے 52 لاکھ کاشتکار گھرانوں کو فائدہ ہو گا۔

(ii) کھاد، پانی، بیج جیسی زرعی ضروریات کی بروقت اور سستے داموں فراہمی کے لئے ساڑھے چار لاکھ سے زائد چھوٹے کاشتکاروں کو بنکوں اور مالیاتی اداروں کی وساطت سے 100 ارب روپے سے زائد مالیت کے قرضہ جات فراہم کئے جائیں گے۔ اس مد میں تمام interest حکومت پنجاب برداشت کرے گی۔ اس مقصد کے لئے 17 ارب 70 کروڑ روپے کی رقم بطور سبسڈی مختص کی جا رہی ہے۔

(iii) آئندہ مالی سال کے بجٹ میں بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویلز پر GST کی ادائیگی کی مد میں سات ارب روپے بطور سبسڈی فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے دو لاکھ زرعی ٹیوب ویلز اور 25 لاکھ ایکڑ زرعی زمین کے مالک کاشتکاروں کو فائدہ پہنچے گا۔ یہاں یہ ذکر غیر مناسب نہ ہو گا کہ وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کی ہدایت پر وفاقی حکومت کاشتکاروں کے لئے ان ٹیوب ویلز پر بجلی کے فی یونٹ لاگت کو 8 روپے 85 پیسے سے کم کر کے 5 روپے 35 پیسے کرنے کے لئے اپنے طور پر خطیر سبسڈی کا اعلان کر چکی ہے۔

(iv) جدید زرعی مشینری کی فراہمی کے لئے ایک ارب 80 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں جس کے تحت صوبہ بھر میں سروس سنٹرز بنائے جائیں گے جہاں پر Tractor, Bulldozer, Harvester and Laser Land Levellers جیسی جدید اور بھاری مشینری اور دوسرے زرعی آلات دستیاب ہوں گے۔ حکومت کے اس اقدام سے ترپن ہزار ایکڑ اراضی کو قابل کاشت بنایا جائے گا اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔

(v) کپاس کے موجودہ بحران کو حل کرنے کے لئے Cotton Seed Reform Project کا آغاز کیا جا رہا ہے میں اس پراجیکٹ کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران 3 ارب روپے مختص کرنے کا اعلان کر رہی ہوں۔ اس پراجیکٹ کا مقصد مختلف بیماریوں کے خلاف مزاحمت رکھنے والے بیج کی ٹیکنالوجی حاصل کرنا ہے۔ اس بیج سے کپاس کے دس لاکھ کاشتکاروں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہو گا اور کپاس کی مجموعی پیداوار ایک کروڑ گانٹھ تک چلی جائے گی۔

(vi) صوبے کے مختلف حصوں میں 5 ہزار ایکڑ اراضی پر شمسی توانائی سے چلنے والے drip irrigation سسٹم اور 1500 ایکڑ پر Tunnel Farming کے ذریعے بے موسمی فصلات حاصل کرنے کے

منصوبے کے لئے 2 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

38. جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کی خصوصی ہدایت پر وفاقی حکومت کی طرف سے Pesticides پر GST کے خاتمے کا اعلان پہلے ہی کیا جا چکا ہے جس سے ان کی قیمتوں میں نمایاں کمی ہو گی۔ میں یہاں یہ بھی عرض کرتی چلوں کہ حکومت نے زرعی مسائل کے مستقل حل کی خاطر کاشتکاروں، ماہرین، academia، researchers اور حکومتی عہدیداروں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنے کے لئے پنجاب اگریکلچرل کمیشن کے قیام کی منظوری بھی دی ہے۔

جناب سپیکر!

39. حکومت پنجاب شہری اور دیہی علاقوں سمیت صوبے کے تمام حصوں کی یکساں اور متوازن ترقی پر یقین رکھتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ زرعی اجناس کی منڈیوں تک رسائی اور دیہی علاقوں میں بسنے والے عوام کے نزدیکی قصبوں اور شہروں کے ساتھ رابطے کے لئے دیہی سڑکوں کی تعمیر اتنی ہی ضروری ہے جس قدر صوبے کے بڑے شہروں میں عوام کی نقل و حمل کے لئے سڑکوں، پلوں اور فلائی اوورز کے منصوبے۔ وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق صوبے میں 150 ارب روپے مالیت کا خادم پنجاب رورل روڈز پروگرام ہمارے اسی یقین کی عکاسی کرتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت اب تک پنجاب میں 31 ارب روپے کی لاگت سے 3,590 کلومیٹر پر محیط 405 سڑکوں کی تعمیر نو اور توسیع کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس منصوبے کے لئے 27 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

40. میری خواہش ہے کہ شہری علاقوں کے اراکین اسمبلی خصوصاً حزب اختلاف کی نشستوں پر تشریف رکھنے والے میرے معزز ساتھی اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اس انقلاب کی ایک جھلک دیکھ سکیں جو ہمارے دیہات میں ''پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے'' کے عنوان سے جنم لے چکا ہے۔

جناب سپیکر!

41. لائیوسٹاک کا شعبہ پنجاب کی معیشت کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ صوبہ کے 30 سے 35 فیصد لوگ اپنی کل آمدن کا 40 فیصد حصہ لائیوسٹاک سیکٹر سے حاصل کرتے ہیں۔ رواں مالی سال میں پنجاب

لائیوسٹاک پالیسی کو دوبارہ ترتیب دیا گیا ہے۔ صوبہ بھر میں چھ کروڑ سے زائد جانوروں کو حفاظتی ٹیکے لگائے گئے۔ عوام کو صحت مند اور تازہ گوشت کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے ہیلپ لائن کا اجراء کیا گیا۔ اس کے علاوہ مویشیوں کے لئے موبائل ڈسپنسریز بنائی گئیں۔ علاوہ ازیں ملکی سطح پر ویکسین کی پیداوار بڑھانے کے لئے ویکسین ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں بین الاقوامی معیار کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 9 ارب 22 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

42. آبپاشی کے جامع نظام کے بغیر زرعی ترقی اور خودکفالت ممکن نہیں۔ آئندہ مالی سال کے لئے محکمہ آبپاشی کے ترقیاتی کاموں کے لئے 41 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 29 فیصد زیادہ ہے۔ آبپاشی کے شعبے میں جاری منصوبوں میں جناح بیراج ، خانکی بیراج اور سلیمانکی بیراج کی بحالی اور تعمیر نو کے منصوبے شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ Greater Thal Canal Phase-II کے منصوبے پر کام آئندہ مالی سال میں بھی جاری رہے گا۔ حکومت پنجاب دریائے جہلم کے دائیں کنارے سے 110 میل لمبی نئی نہر جلال پور کینال کے منصوبے پر رواں مالی سال سے کام کا آغاز کر چکی ہے۔ اس نہر سے 80 دیہات کی تقریباً سوا دو لاکھ آبادی کو فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر!

43. پر امن معاشرہ روشن مستقبل کی ضمانت ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے عالمی سطح پر ہونے والے واقعات نے پچھلے 15 سالوں میں پاکستانی معاشرے کو خوف اور بدامنی کی آماجگاہ بنا دیا تھا۔ موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی وفاقی اور صوبائی سطح پر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تعاون سے نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جس سے دہشت گردی کے مسئلے پر ممکنہ حد تک قابو پا لیا گیا ہے۔ مجھے اس ایوان کے سامنے یہ بیان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ رواں سال میں گزشتہ سال کی نسبت دہشت گردی کے واقعات میں 67 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں امن و امان کے لئے مجموعی طور پر 145 ارب 46 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

44. اس موقع پر میں اپنے شہید ساتھی کرنل شجاع خانزادہ کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے پنجاب میں دہشت گردی کے خاتمے اور امن و امان کے قیام کے لئے اپنی جان کی لازوال قربانی پیش کی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں عوام، پاک فوج، پولیس اور سیکورٹی اداروں سے تعلق رکھنے والے ان تمام شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتی ہوں جنہوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

جناب سپیکر!

45. حکومت پنجاب نے چھ بڑے شہروں یعنی لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، گوجرانوالہ، ملتان اور بہاولپور کی سیکورٹی کو جدید خطوط پر یقینی بنانے کے لئے پنجاب سیف سٹی پروگرام کا آغاز کر دیا ہے۔ اس منصوبے کا کل تخمینہ تقریباً 44 ارب روپے لگایا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے تحت لاہور میں 13 ارب روپے کی لاگت سے جدید ترین ٹیکنالوجی کی مدد سے نگرانی کے ایک جامع نظام پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ جسے جون 2017 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ بقیہ پانچ شہروں میں اس منصوبے کو انشاء اللہ دسمبر 2017 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت جدید ترین سیکورٹی کیمروں اور کنٹرول رومز کے ذریعے شہر بھر کی نگرانی کی جائے گی۔ جس سے لاقانونیت اور سٹریٹ کرائم کا خاتمہ ممکن ہو گا۔

جناب سپیکر!

46. پولیس کے نظام میں بہتری اور تھانہ کلچر کا خاتمہ ہر پاکستانی کا دیرینہ خواب ہے۔ عوام کسی بھی حکومت سے Policing کے ایک ایسے نظام کی توقع رکھنے میں حق بجانب ہیں جہاں وہ عزت نفس کو خطرے میں ڈالے بغیر اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ اور اپنے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنا سکیں۔ محکمہ پولیس میں زیرعمل اصلاحات اور پولیس تھانوں میں ریفارمز کا جاری پروگرام حکومت پنجاب کے اس عزم کا عکاس ہے کہ پولیس کا محکمہ عوام دوست اور ان کے مددگار کے طور پر پہچانا جائے۔ اس مقصد کے لئے روایتی پولیس میں اصلاحات اور نئے سپیشلائزڈ یونٹس کے قیام کو بھی یقینی بنایا جا رہا ہے۔ ڈولفن فورس، پولیس ایمرجنسی ریسپانس یونٹ اور سپیشلائزڈ پروٹیکشن یونٹ کا قیام اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ Counter Terrorism Department بھی دہشت گردی کے خاتمے کے لئے اپنا کردار بخوبی ادا کر رہا ہے۔ اسی طرح پنجاب کے

تمام پولیس اسٹیشنز میں reception rooms قائم کئے جا چکے ہیں جہاں پر آنے والے شہریوں کو ایک باعزت اور باسہولت ماحول فراہم کیا جا رہا ہے۔ تھانوں کے نظام کو ایک جدید مہذب معاشرے کے تقاضوں کے مطابق بنانے کے لئے اب تک پنجاب کے 716 تھانوں میں سے 374 تھانوں کو اس آن لائن نظام سے منسلک کیا جا چکا ہے۔ آئندہ برس اس نظام کو پورے پنجاب میں رائج کر دیا جائے گا۔ اسی طرح مجھے یقین ہے کہ پولیس کے تربیتی اداروں میں انفراسٹرکچر کی فراہمی، متعلقہ اہلکاروں اور افسروں کی جدید تفتیشی طریقہ کار کی ٹریننگ اور اہم شہروں میں فورنزک سائنس لیبارٹری کی سہولت کی توسیع تھانہ کلچر کے خاتمے کے سفر میں اہم سنگ میل ثابت ہوں گے۔

جناب سپیکر!

47. رواں مالی سال 16-2015 کے دوران صوبائی دارالحکومت میں سٹریٹ کرائم کی روک تھام کے لئے ڈولفن فورس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ آزاد ذرائع کی رپورٹ کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں سٹریٹ کرائمز میں نمایاں کمی آئی ہے۔ اس فورس کی افادیت کے پیش نظر آئندہ مالی سال میں اس کا دائرہ کار فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی، ملتان، بہاولپور، سیالکوٹ، جھنگ اور سرگودھا میں پھیلایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

48. وفاقی حکومت ہو یا صوبائی، ہماری قیادت عوام کو لوڈشیڈنگ سے نجات دلانے کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔حکومت نے کوئلے، گیس، شمسی توانائی اور پن بجلی کے منصوبوں پر بیک وقت کام کا آغاز کیا ہے۔ ہمارے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ حکومت پنجاب نے شمسی توانائی کے ذریعے بجلی پیدا کرنے والے پاکستان کی تاریخ کے پہلے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔ قائداعظم سولر پارک میں قائم کئے جانے والے 100میگاواٹ کے اس پاور پلانٹ سے جولائی 2015 سے ملکی سسٹم میں بجلی شامل ہو رہی ہے۔ دریں اثنا ایک معروف چینی کمپنی نے قائداعظم سولر پارک میں چائنہ پاکستان اکنامک کوریڈور (CPEC) منصوبے کے تحت 900 میگاواٹ کے ایک نئے منصوبے پر کام کا آغاز کر دیا ہے جس کے تحت آئندہ چند دنوں میں 300 میگاواٹ بجلی نیشنل گرڈ میں شامل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر!

49. اس وقت پنجاب میں بیک وقت پبلک سیکٹر اور نجی شعبے میں بجلی کے منصوبہ جات پر تیزی سے کام جاری ہے۔ نجی شعبے میں مجموعی طور پر 6,545 میگاواٹ سے زائد کے منصوبہ جات پر کام مختلف مراحل میں ہے۔ حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت نے گیس کے تین منصوبوں پر بیک وقت کام شروع کر دیا ہے جن سے مجموعی طور پر 3600 میگاواٹ بجلی نیشنل گرڈ میں شامل ہو جائے گی۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں توانائی کے 16 منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے وسائل فراہم کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

50. میں یہاں بجلی کے چیدہ چیدہ منصوبہ جات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔

☆ بھکھی ضلع شیخوپورہ میں حکومت پنجاب کی سرمایہ کاری سے گیس سے چلنے والا 1180 میگاواٹ کا پاور پلانٹ زیر تعمیر ہے۔ یہ پلانٹ انشاء اللہ مارچ 2017 تک 360 میگاواٹ اور دسمبر 2017 تک مکمل پیدواری صلاحیت کے مطابق بجلی نیشنل گرڈ میں شامل کر دے گا۔ میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہتی ہوں کہ اس نوعیت کے پاور پلانٹ کے لئے نیپرا کی متعین کردہ بجلی کی پیداواری لاگت 9.77 روپے فی کلوواٹ آور تھی۔ اس پیداواری لاگت میں پلانٹ کی تعمیر سے متعلقہ تمام اخراجات شامل ہوتے ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی کاوش سے بھکھی پاور پلانٹ کی تعمیری لاگت میں کمی لائی گئی جس کے نتیجے میں نیپرا نے اس پلانٹ سے حاصل ہونے والی بجلی کی پیداواری لاگت کو 9.77 روپے فی کلوواٹ آور سے کم کر کے 6.36 روپے فی کلوواٹ آور کر دیا ہے۔ اس سے نہ صرف صارفین کے مفادات کا تحفظ ہو گا بلکہ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک جدید ترین پلانٹ کی تنصیب کے ذریعے سستی بجلی پیدا کی جائے گی۔

☆ حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ کے مقام پر 1230 میگاواٹ کا پاور پلانٹ، بلوکی کے مقام پر 1223 میگاواٹ کا پاور پلانٹ اور قادرآباد ساہیوال میں 1320 میگاواٹ کوئلے سے چلنے والا پاور پلانٹ انشاء اللہ دسمبر 2017 تک مکمل ہو جائیں گے۔

☆ تونسہ کے مقام پر نجی شعبے کی سرمایہ کاری سے 135 میگاواٹ کے ہائیڈل پاور پلانٹ کی منصوبہ بندی

کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔

☆ روجھان کے مقام پر ہوا کی طاقت سے بجلی پیدا کرنے والے 1000 میگاواٹ کے منصوبے پر Denmark کی کمپنی feasibility study پر کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

51. عوام کو محفوظ اور عالمی معیار کی سفری سہولیات فراہم کرنا موجودہ حکومت کی اولین ترجیحات میں سے ایک ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر گزشتہ دور حکومت میں میٹرو بس سسٹم کے ذریعے عوام کو جدید سفری سہولیات فراہم کی گئیں۔ انشاء اللہ ملتان میٹرو کا افتتاح جلد ہو جائے گا جس کے ذریعے جنوبی پنجاب کے اس مرکزی شہر کے لاکھوں لوگ مستفید ہوں گے۔ اسی طرح آپ کی حکومت نے لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین جیسے ایک ایسے منصوبے کا آغاز کیا ہے جس کی پاکستان کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ میں اس موقع پر مالی اور تیکنیکی تعاون فراہم کرنے پر عظیم دوست ملک چین کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ بلاشبہ چین نے ایک قابل اعتماد دوست ملک ہونے کا حق ادا کیا ہے۔ اورنج لائن میٹرو ٹرین منصوبہ اپنی افادیت اور بچت، Environmentally Safe ٹرانسپورٹ اور روزگار کے ان گنت نئے مواقع پیدا کرنے کے باعث اپنی مثال آپ ثابت ہو گا۔ اس کی تکمیل پر ابتدا میں تقریباً اڑھائی لاکھ افراد یومیہ سفر کریں گے بعد ازاں اس سے پانچ لاکھ افراد یومیہ استفادہ کریں گے۔ اس سے اڑھائی گھنٹے کا سفر 45 منٹ میں طے ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس منصوبے کی کامیابی کے بعد پاکستان کے بڑے شہروں میں بھی ایسے منصوبوں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

52. کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج ایک مخصوص طبقہ اورنج ٹرین کی شکل میں عام آدمی کو ملنے والی اس سہولت پر سیخ پا ہے اور اس کے راستے میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

جناب سپیکر!

53. پاکستان کے غریب عوام، اپنی جگہ یہ سوال اٹھانے میں حق بجانب ہیں کہ وزیراعظم کا کسان پیکیج ہو یا پھر ڈینگی کی وبا کے دوران وزیراعلیٰ کی طرف سے بلڈ ٹیسٹ کی نوے روپے فیس کا تعین، پاکستانی اشرافیہ کے

یہ نمائندے، غریب اور بے سہارا عوام کی فلاح کے لئے کئے جانے والے ہر اقدام کی راہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ جناب والا! یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب پاکستانی سیاست اور معاشرے کے ان کرداروں کو آج نہیں تو مستقبل کے تاریخ دان کو ضرور دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر!

54. اقتصادی ترقی اور معاشی نشوونما، کوالٹی انفراسٹرکچر کے بغیر ناممکن ہے۔ حکومت پنجاب نے ایک جامع منصوبہ کے تحت صوبے بھر کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے انفراسٹرکچر کے کئی منصوبے تشکیل دیئے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 130 ارب 28 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ ان منصوبوں میں بڑے اور چھوٹے شہروں میں تعمیر ہونے والی سڑکیں اور پل شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

55. اسی طرح حکومت پنجاب صنعتی انفراسٹرکچر کی تعمیر اور ترقی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ ایک جامع منصوبہ بندی کے تحت پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں صنعتی زونز کے قیام پر کام ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ پنجاب سپیشل اکنامک زون اتھارٹی نے پہلے تین سپیشل اکنامک زونز کی منظوری دے دی ہے جن میں M-III Industrial City، Value Addition City اور Quaid-e-Azam Apparel Park خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان سے نہ صرف اندرونی و بیرونی سرمایہ کاری میں قابل قدر اضافہ ہوگا بلکہ تقریباً 10 لاکھ لوگوں کو روزگار کے مواقع ملیں گے۔ حکومت پنجاب صوبے میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے، چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کی حوصلہ افزائی اور Industrial Estates میں جدید انفراسٹرکچر کی فراہمی کے لئے، ease of doing business کے منصوبے کے تحت ریفارمز کے ایک جامع پروگرام کو ترتیب دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں عالمی بنک کے تعاون سے 10 ارب روپے کی لاگت سے Jobs & Competitiveness کے 5سالہ پروگرام کا بھی آغاز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

56. پاکستانی سیاست کا ایک عام طالب علم بھی جنوبی پنجاب کے نام پر اپنی سیاست کی دکان چمکانے والے

سیاستدانوں سے بخوبی آ گاہ ہیں۔ انہی سیاست دانوں میں کچھ ایسے بھی تھے جو اپنے سیاسی کیریئر کے دوران صدر، وزیراعظم، گورنر اور وزیراعلیٰ کے اہم عہدوں تک بھی پہنچے لیکن ان کی فردعمل جنوبی پنجاب کے علاقوں کے عوام کی خدمت سے خالی رہی۔ ہمیں فخر ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اپنے ہر دور میں جنوبی پنجاب کی ترقی ، خوشحالی اور وہاں کے عوام کی فلاح و بہبود کو جو فوقیت دی ہے اس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی توجہ نے جنوبی پنجاب کے عوام کی محرومیوں کا ازالہ کرنے کیلئے ہر شعبہ میں کثیر رقم مختص کی اور وہاں پر میگا پراجیکٹس کا آغاز کیا۔ پینے کے صاف پانی کا پروگرام ہو یا آبپاشی کے میگا پراجیکٹس کا ذکر ہو، جنوبی پنجاب ہمیشہ ترقیاتی پروگراموں کے حوالے سے خادم پنجاب کا ترجیحی خطہ رہا ہے۔

جناب سپیکر!

57. وقت کی کمی کے باعث میں ان تمام منصوبوں کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتی جو حکومت نے جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی کے لئے تشکیل دیئے ہیں۔ تاہم میں مختصراً یہ عرض کروں گی کہ حکومت پنجاب آئندہ بجٹ مالی سال 2016-17 میں جنوبی پنجاب کے مختلف علاقوں میں جاری اور نئے ترقیاتی منصوبوں کے لئے مجموعی طور پر 173 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کر رہی ہے۔ ان منصوبوں میں جنوبی پنجاب کے سب سے بڑے شہر ملتان میں میٹرو بس سسٹم کا فقید المثال منصوبہ، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان، نہر لوئر باری دوآب کی بحالی، کیڈٹ کالجز کا قیام، چولستان کے لئے ترقیاتی پروگرام، طیب اردگان ہسپتال کی توسیع، ضلع راجن پور کو رحیم یار خان سے ملانے کے لئے دریائے سندھ پر پل کی تعمیر، ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان کی اپ گریڈیشن اور بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی جیسے اہم منصوبے شامل ہیں۔ میں یہاں معزز ایوان کو یاد کرانا چاہتی ہوں کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے 67 فیصد پارٹنر سکولوں اور 69 فیصد طالب علموں کا تعلق بھی جنوبی پنجاب کے دور دراز علاقوں سے ہے۔ اسی طرح لیپ ٹاپس کی تقسیم میں جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے طلباء و طالبات کو 50 فیصد کوٹہ دیا گیا ہے جو کہ آبادی کے تناسب سے 18 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

58. حکومت ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے پسماندہ قبائلی علاقوں کی ترقی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔

ان علاقوں میں عوام کی سہولت کے لئے 138 کلومیٹر لمبی سڑکوں کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ دریں اثنا رواں مالی سال کے دوران علاقے کے 10 ہزار گھروں کو شمسی توانائی سے روشن کیا گیا ہے۔ ہم نے آئندہ مالی سال کے دوران ان علاقوں کی تعمیر و ترقی کے لئے ایک ارب 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

59. خواتین ہماری آبادی کا تقریباً نصف حصہ ہیں۔ معاشرتی ترقی اور ملکی خوشحالی کا کوئی خواب خواتین کو قومی دھارے میں شریک کئے بغیر شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ خواتین کی بہبود و ترقی کے لئے حکومت پنجاب کی حکمت عملی اسی حقیقت کی آئینہ دار ہے۔ خواتین کی صحت سے متعلقہ منصوبہ IRMNCH کا ذکر ہو یا وزیراعلیٰ خود روزگار سکیم میں چالیس فیصد سے زائد خواتین کی شرکت، چھٹی سے دسویں جماعت کی طالبات کو وظائف کی ادائیگی ہو یا ورکنگ وویمن ہوسٹل کی تعمیر، یہ سب اس امر کے گواہ ہیں کہ حکومت خواتین کی ترقی کو یقینی بنانے کے لئے جامع اور مربوط اقدامات کر رہی ہے۔ اسی جذبے کے تحت خواتین کے لئے روزگار کے زیادہ مواقع پیدا کرنے کے لئے سرکاری ملازمتوں میں ان کا 15 فیصد کوٹہ مقرر کیا گیا ہے اور ان کی عمر کی بالائی حد میں تین سال بڑھا دیئے گئے ہیں۔ خواتین کے لئے معاشرتی تحفظ کی فراہمی اور وراثت میں ان کے حق کو یقینی بنانے کے لئے خصوصی قانون سازی کی گئی ہے۔ حکومت کی طرف سے منتقل کئے جانے والے جناح آبادیوں، کچی آبادیوں اور دوسری سکیموں کے تمام اثاثوں کی allotment اب شوہر اور بیوی کو مشترکہ طور پر کی جاتی ہے۔ خواتین کے لئے اپنے حقوق کے تحفظ اور کسی زیادتی کے ازالے کی خاطر پولیس سے رجوع کرنے کے لئے صوبے بھر کے 716 پولیس اسٹیشنز میں سے 548 پولیس اسٹیشنز میں Help Desk برائے خواتین قائم کئے جا چکے ہیں۔ 24 کروڑ روپے کی لاگت سے ملتان میں Women Protection Center تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ یہ ادارہ عورتوں پر ہونے والے ظلم کی FIR کا اندراج، Collection of Evidence، فرسٹ ایڈ اور پراسیکیوشن سروسز کی خدمات ایک ہی جگہ پر مہیا کرے گا۔

جناب سپیکر!

60. نوجوان اس قوم کا سرمایہ ہیں۔ حکومت پنجاب کی یہ کوشش ہے کہ نوجوانوں کی تربیت کے لئے ایسے مواقع فراہم کئے جائیں کہ وہ اپنی صلاحیتوں کا بہترین استعمال کرتے ہوئے ملک و ملت کی تعمیر میں اپنا

کردار ادا کر سکیں۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں یوتھ افیئرز کے لئے مجموعی طور پر23 ارب 30 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔مختلف شعبہ جات میں جاری نوجوانوں کے منصوبہ جات میں ان کی فنی تربیت، لیپ ٹاپس کی فراہمی اور خود روزگار سکیم کے ذریعے انہیں مواقع فراہم کرنا شامل ہیں۔ اسی طرح 2 ارب 90 کروڑ روپے کی لاگت سے جاری منصوبے جس میں نوجوانوں کے لئے سپورٹس کمپلیکس، سٹیڈیم اور جمنیزیم کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے تاکہ وہ صحت مند سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبے میں36 E-Libraries بھی قائم کی جا رہی ہیں جہاں پر نوجوانوں کو مطالعہ کی بہترین سہولیات میسر ہوں گی۔

جناب سپیکر!

61. کوئی بھی معیشت ہنرمند افراد کے بغیر تعمیر و ترقی کی منزل طے نہیں کر سکتی۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے فنی اور تیکنیکی تعلیم کے شعبے میں بھی ایک جامع حکمت عملی ترتیب دی ہے۔ Punjab Skills Strategy 2018 کے تحت 20 لاکھ نوجوانوں کو فنی اور ووکیشنل ٹریننگ سے آراستہ کرنے کا ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت اب تک تقریباً 4 لاکھ 50 ہزار سے زائد نوجوانوں کو فنی تربیت دی گئی ہے۔ ہماری یہ کوشش ہو گی کہ اس پروگرام کے تحت نوجوانوں کی فنی تربیت کے تمام اہداف کو مقررہ مدت کے اندر حاصل کر لیا جائے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے لئے 6 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

62. گھر بیٹھے انٹرنیٹ کے ذریعے روزگار ایک نئی حقیقت ہے۔ جس سے بہت سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ تاہم ہمارے ملک میں یہ شرح کم ہے۔ اس لئے حکومت پنجاب نے ای۔روزگار ٹریننگ پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے تحت پنجاب بھر میں تعلیم یافتہ افراد بالخصوص خواتین کو گھر بیٹھے باعزت روزگار کمانے کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ اس منصوبے کے تحت پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ صوبے بھر میں تربیتی مراکز قائم کرے گا جن میں 10 ہزار سے زائد افراد کو انٹرنیٹ کے ذریعے معاشی طور پر خودکفیل بننے کی بلامعاوضہ تربیت دی جائے گی۔

جناب سپیکر!

63. شہریوں کے لئے باعزت روزگار کے مواقع فراہم کرنا ہر ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی خصوصی ہدایت پر وزیراعلیٰ خود روزگار سکیم کا آغاز نومبر 2011 میں کیا گیا۔ اس سکیم کے تحت اب تک دس لاکھ خاندانوں کو اکیس ارب روپے سے زائد کے بلاسود قرضے جاری کئے جا چکے ہیں۔ آزاد مبصرین کی رائے کے مطابق اس سکیم نے کم آمدن والے گھرانوں پر بہت مثبت اثرات مرتب کئے ہیں۔ مجھے اس ایوان کو بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اس سکیم سے استفادہ کرنے والوں میں چالیس فیصد سے زائد خواتین ہیں۔ اس سکیم کی افادیت کے پیش نظر مالی سال 17-2016 میں اس سکیم کے لئے مزید 3 ارب روپے مہیا کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے اختتام تک مجموعی طور پر 15 لاکھ سے زائد خاندانوں کو معاشی خود کفالت کے لئے بلاسود قرضے جاری کئے جا چکے ہوں گے۔

جناب سپیکر!

64. پاکستان کا آئین اقلیتوں کو تمام حقوق مہیا کرتا ہے۔ حکومت پنجاب اقلیتوں کی فلاح و بہبود اور تحفظ کے لئے کوشاں ہے۔ رواں مالی سال کے دوران 46 کروڑ روپے کی لاگت سے Minorities Development Fund قائم کیا گیا ہے۔ جس کے تحت ترقیاتی منصوبہ جات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ ان منصوبہ جات کا مقصد ہمارے اقلیتی بھائیوں کے معیار زندگی میں بہتری لانا ہے۔ اسی طرح اقلیتی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے طلباء و طالبات کے لئے رواں مالی سال کے دوران 22 کروڑ روپے کی مالیت کے تعلیمی وظائف کا بھی اجراء کیا گیا اور آئندہ مالی سال میں بھی اس سلسلے کو 25 کروڑ روپے کی لاگت سے جاری رکھا جائے گا۔ اسی طرح حکومت پنجاب نے سرکاری ملازمتوں میں اقلیتی برادری کے لئے پانچ فیصد کوٹہ مختص کیا ہے۔ ہر سال کرسمس کے موقع پر مسیحی بھائیوں کی خدمت کے لئے ارزاں کرسمس بازار لگانے کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ اسی طرح سکھ برادری کے مذہبی تہوار اور عبادت گاہوں کی دیکھ بھال کے لئے خصوصی اقدامات کئے جاتے ہیں۔ آئندہ بجٹ میں مجموعی طور پر ہیومن رائٹس اور اقلیتی برادری کی بہتری کے لئے ایک ارب 60 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

65. میں وزیراعلیٰ پنجاب کو سلام پیش کرتی ہوں جنھوں نے اینٹوں کے بھٹوں پر تپتی دوپہروں میں بیگار کرتے معصوم بچوں کے ہاتھوں سے مٹی اور گارے کی اینٹیں چھین کر انہیں قلم دوات اور کتاب تھما دی ہے۔ اور انہیں اس راستے پر روانہ کر دیا ہے جس کی منزل صرف اور صرف ایک روشن مستقبل ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی ذاتی نگرانی اور سرپرستی میں پنجاب بھر کے بھٹوں سے پچاس ہزار سے زائد بچوں کو جبرومشقت سے نجات دلا کر تعلیم و تربیت کے راستے پر گامزن کر دیا ہے۔ ان خاندانوں کی معاشی مجبوریوں کے پیش نظر سکول جانے والے بھٹہ مزدوروں کے بچوں اور ان کے خاندانوں کے لئے سکول میں داخلے کے وقت دو ہزار روپے اور ماہانہ ایک ہزار روپے وظیفہ کا اجراء بھی کیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب کے ان اقدامات کی ILO جیسے مستند ادارے نے بھی بھرپور پذیرائی کی ہے۔ مجھے اس ایوان کو بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے اب اس مہم کا دائرہ کار ورکشاپوں، پٹرول پمپوں اور چھوٹے ہوٹلوں، جہاں پر ان بچوں سے مشقت لی جاتی ہے، تک پھیلا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

66. حکومت پنجاب محنت کش برادری کی فلاح و بہبود کے لیے لاتعداد فلاحی منصوبوں پر عمل پیرا ہے اور دوررس اقدامات کررہی ہے۔ لیبر قوانین کا موثر اور مثبت اطلاق، صحت مند ٹریڈ یونین سرگرمیوں کا فروغ، جبری مشقت کا خاتمہ، رہائشی سہولتوں کی فراہمی اور طبی مراکز کا قیام ہماری اولین ترجیحات ہیں۔ پنجاب سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں میں کارکنان اور ان کے لواحقین کو مفت طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ فیصل آباد میں میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہیلتھ سنٹر اور جھنگ میں 50 بستروں پر مشتمل ہسپتال کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے 62 سکولوں میں پینتالیس ہزار بچے زیر تعلیم ہیں جن کو کتابیں، کاپیاں، یونیفارم اور ٹرانسپورٹ کی مفت سہولیات میسر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صنعتی کارکنوں کے لئے Marriage Grant اور ان کے بچوں کے لئے تعلیمی وظائف کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ صوبہ بھر میں مختلف لیبر کالونیز میں 6 ہزار سے زائد فلیٹس زیر تعمیر ہیں۔

جناب سپیکر!

67. وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف مزدور اور محنت کش کو پاکستان کی اساس سمجھتے ہیں۔ اسی طبقے کی وجہ سے ملک میں معاشی اور اقتصادی ترقی کا عمل جاری ہے۔ وزیراعظم پاکستان نے مزدور کی کم از کم تنخواہ 14,000 روپے مقرر کی ہے۔ حکومت پنجاب اس وعدے پر مکمل عملدرآمد کرے گی اور مزدوروں اور محنت کشوں کو ان کا حق دلانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گی۔

جناب سپیکر!

68. پنجاب حکومت نئے ٹیکس لگانے کی بجائے ٹیکس دہندگان کی تعداد میں اضافے اور محصولات کے نظام کو کرپشن سے پاک کرنے کے لئے اقدامات پر یقین رکھتی ہے۔ چنانچہ حکومت نے آئندہ برس کے بجٹ میں پراپرٹی ٹیکس کے دائرہ کار کو گھروں سے بڑھا کر پلاٹوں تک وسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام سے جہاں زمینوں کی قیمتوں میں مصنوعی اضافے کا سدباب ہو گا وہاں پلاٹوں کی خریدوفروخت میں سٹے بازی کے رجحان کے خاتمے میں بھی مدد ملے گی۔ اسی طرح سیلز ٹیکس کے دائرہ کار کو بڑھا کر اس میں بعض نئی خدمات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

جنابِ سپیکر!

69. سرکاری ملازمین قومی ترقی کے منصوبوں پر عملدرآمد اور عوام تک خدمات پہنچانے والی حکومتی مشینری کا ایک اہم جزو ہیں۔ یہ ملازمین اور پنشنرز اپنی محدود آمدنی کی وجہ سے مہنگائی اور افراط زر سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ حکومت پنجاب نے صوبائی ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں 10 فیصد اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اضافے کا تعین وفاقی حکومت کے طے شدہ فارمولے کے تحت کیا جائے گا۔

جنابِ سپیکر!

70. مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہماری حکومت کا بجٹ ایک عوام دوست، متوازن اور ترقیاتی بجٹ ہے۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے کابینہ کے اراکین، محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران اور ماتحت عملے کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔

جناب سپیکر!

71. اپنی تقریر کا اختتام کرتے ہوئے میں اس حقیقت کا دوبارہ اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا یہ بجٹ اعدادوشمار کی تفصیل اور اہداف کی نشاندہی کی کوئی روایتی دستاویز نہیں۔ ہمارے نزدیک یہ بجٹ غریب عوام کی خدمت اور پنجاب کی ترقی کے ایک مقدس عہد نامہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ عہد نامہ صوبے کے عوام کو صحت اور تعلیم کی معیاری سہولتیں مہیا کرنے کا عہد نامہ ہے۔ یہ عہد نامہ روزگار کے مواقع میں اضافے، قرضوں کی فراہمی اور فنی تربیت کے ذریعے پنجاب کے ان نوجوانوں کے دلوں میں امید کی شمع روشن کرنے کا عہد نامہ ہے جو حالات کی سنگینی سے دل شکستہ ہو چکے ہیں۔ یہ عہد نامہ دنیا کی اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں میں ان محنتی لیکن کم وسیلہ طلباء و طالبات کی شمولیت کو یقینی بنانے کا عہد نامہ ہے جن کے والدین اپنے ہونہار بچوں کو ان اداروں میں تعلیم دلانے کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتے تھے اور جناب والا! یہ عہد نامہ پنجاب میں تعمیر و ترقی کے اس سفر کو پوری رفتار کے ساتھ جاری رکھنے کا عہد نامہ ہے جس کا مقصد ایک عام آدمی کی مشکلات میں آسانی اور اس پر زندگی کے بوجھ کو کم کرنا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ہم وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کی قیادت میں اس عہد نامے کے ایک ایک لفظ کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے اپنی بہترین صلاحیتیں اور تمام تر توانائیاں وقف کر دیں گے۔

دشوار تر ہے جن کے لئے روز و شب کا بوجھ
ان کے لئے حیات کو آساں کریں گے ہم
برہم ہوں بجلیاں کہ ہوائیں خلاف ہوں
کچھ بھی ہو اہتمام چراغاں کریں گے ہم

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!

پاکستان پائندہ باد